45518 ـ الصلاة خير من النوم پہلی اذان میں کہا جائیگا یا کہ دوسری اذان میں؟

سوال

ایك عالم دین نے حیران كن انكشاف كیا كہ: فجر كی اذان میں " الصلاة خير من النوم " كے الفاظ كہنے بدعت ہیں، كیونكہ بلال رضی اللہ تعالی عنہ یہ الفاظ تہجد كی اذان میں كہا كرتے تھے، اور ابن ام مكتوم جو كہ فجر كی اذان دیتے وہ یہ الفاظ نہیں كہتے تھے.
اور دوسری دلیل ان الفاظ كے معانی ہیں چنانچہ آدمی كو نماز فجر كے ساتھ نیند ملانے كی كوشش كرنی چاہیے، جو كہ ضروری نہیں، چنانچہ اگر تو میرے استاد صاحب حق پر ہیں تو پھر مكہ اور مدینہ میں اس پر عمل كیوں كیا جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" الصلاة خير من النوم " كے الفاظ كئی ایك صحیح احادیث میں آئے ہیں اور بعض احادیث میں مجمل طور پر بیان ہوا ہے كہ یہ پہلی اذان میں ہیں، اور پہلی اذان سے كیا مراد ہے اس كا بیان نہیں ہوا، كہ آیا پہلی اذان وہ ہے جو فجر سے قبل ہوتی ہے، یا كہ وہ بذاتہ فجر كی اذان ہے، ذیل میں ہم ان میں سے چند احادیث پیش كرتے ہیں:

1 ـ ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا مؤذن تھا اور اذان دیا كرتا تو فجر كی پہلی اذان میں " حی علی الفلاح " كے بعد " الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم، اللہ اكبر، اللہ اكبر، لا الہ الا اللہ " كے الفاظ كہا كرتا تھا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (500) سنن نسائی حدیث نمبر (647) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اس حدیث كو صحیح كہا ہے.

2 ـ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كہ:

" پہلی اذان میں " حی علی الفلاح " كے بعد " الصلاة خير من النوم، الصلاة خير من النوم " كے الفاظ تھے "

شیخ البانی رحمہ اللہ كہتے ہیں: اسے طحاوی (1 / 82) نے حسن سند كے ساتھ روایت كیا ہے، جیسا كہ حافظ رحمہ اللہ " التلخیص " (3 / 169) میں ذكر كیا ہے.

ديكهيں: الثمر المستطاب صفحہ نمبر (131).

ان احاديث پر اعتماد كرتے ہوئے بعض كا كہنا ہے كہ:

"الصلاۃ خير من النوم " كے الفاظ پہلى اذان ميں ہونگے جو رات كے آخرى حصہ ميں ہوتى ہے، ليكن صحيح يہ ہے كہ يہ نماز فجر كا وقت شروع ہونے كے بعد والى اذان ميں ہونگے، اس كى كئى ايك وجوہات ہيں:

ا – اول كے الفاظ اقامت كے اعتبار سے ہيں، اس طرح اقامت دوسرى اذان ہو گى، اور صحيح حديث ميں اقامت كو بھى اذان كہا گيا ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ہر دو اذانوں كے مابين نماز ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (598) صحيح مسلم حديث نمبر (838).

اور صحيح مسلم ميں نماز فجر كا وقت شروع ہونے كے بعد والى اذان كو پہلى اذان كہا گيا ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى نماز بيان كرتى ہوئى كہتى ہيں:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم رات كا پہلا حصہ سوتے اور آخرى حصہ شب بيدارى كيا كرتے تھے، پھر اگر انہيں اپنے گھر والوں كے ساتھ كوئى حاجت ہوتى تو وہ پورى كرتے اور سو جاتے، اور جب پہلى اذان ہوتى عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ: نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اٹھتے اور اپنے اوپر پانى بہاتے، اور اگر جنبى نہ ہوتے تو اس طرح وضوء كرتے جس طرح آدمى نماز كا وضوء كرتا ہے، پھر دو ركعت ادا فرماتے "

صحيح مسلم حديث نمبر (739).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى مسلم كى شرح ميں كہتے ہيں كہ: ان دو ركعتوں سے فجر كى سنت مؤكدہ مراد ہيں.

ب ـ بعض احاديث ميں يہ صراحت موجود ہے كہ " الصلاۃ خير من النوم" كے الفاظ صبح " فجر" اور غداۃ كى اذان ميں كہيں جائينگے، اور يہ الفاظ اس پر دلالت كرتے ہيں كہ " الصلاۃ خير من النوم " كے الفاظ نماز كا وقت شروع ہونے كے بعد كہيں جائينگے، اور رات كے آخرى حصہ ميں كہى جانے والى اذان تو نماز كا وقت شروع ہونے سے قبل ہوتى ہے.

ذيل ميں ہم اس پر دلالت كرنے والى چند احاديث پيش كرتے ہيں:

1 ـ ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کي اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان سکھائیں.

وہ بیان کرتے ہیں: چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے:

" تم یہ کلمات کہو:

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر .....

اور اگر صبح کی نماز ہو تو تم یہ کہنا: الصلاۃ خیر من النوم، الصلاۃ خیر من النوم "

اور ایك روایت کے الفاظ یہ ہیں: صبح کی پہلی (اذان) میں یہ کہنا:

" الصلاۃ خیر من النوم الصلاۃ خیر من النوم "

سنن ابو داود حدیث نمبر (501) سنن نسائی حدیث نمبر (633) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے.

اور ابو داود کی ایك روایت کچھ اس طرح ہے:

ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کے الفاظ کہا کرتے تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (504) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

2 ـ انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: سنت یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذن میں حي علی الفلاح کے بعد الصلاۃ خیر من النوم، الصلاۃ خیر من النوم کے الفاظ کہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اسے دار قطنی نے (90) اور ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ میں اور بیھقی نے سنن بیھقی (1 / 423) میں روایت کیا اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے.

دار قطنی اور امام طحاوی (1 / 82) نے بھی ھشیم عن ابن عون کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے:

" تثویب صبح کی اذان میں تھی وہ اس طرح کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہہ لے تو (دو بار) الصلاۃ خیر من النوم کہتا

"

یہ الفاظ ابن السکن نے روایت کیے اور اسے صحیح کہا ہے.

جیسا کہ " التلخیص (3 / 148) میں ہے

دیکھیں: الثمر المستطاب صفحہ نمبر (132).

ان احادیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ تثویب یعنی الصلاۃ خیر من النوم صبح کی نماز والی اذان میں کہا جائیگا.

اور نماز کے لیے جو اذان ہوتی ہے وہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں کوئی ایك شخص اذان کہے "

متفق علیہ.

لیکن جو اذان رات کے آخری حصہ میں ہوتی ہے وہ صبح کی نماز کے لیے اذان نہیں، بلکہ وہ تو اس لیے ہے کہ:

(تا کہ قیام کرنے والا پلٹ جائے، اور سویا ہوا بیدار ہو جائے)

جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یا حدیث ثابت ہے، تو اس سے یہ واضح ہوا کہ الصلاۃ خیر من النوم نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جانے والی اذان میں کہنا بدعت نہیں بلکہ سنت ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

فجر کی پہلی اذان میں سنت نبویہ کے مطابق الصلاۃ خیر من النوم کہنے میں کیا مانع ہے، جیسا کہ سنن نسائی اور ابن خزیمہ اور بیہقی کی حدیث ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے فجر کی پہلی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا چاہیے، اور حدیث سے واضح ہے کہ یہ وہ اذان ہے جو فجر صادق کے طلوع ہونے کے وقت ہوتی ہے، اور اسے پہلی اذان اقامت کے اعتبار سے کہا گیا ہے، کیونکہ شرعا یہ بھی اذان ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے:

" ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے "

اس اذان سے وہ اذان مراد نہیں جو فجر صادق طلوع ہونے سے قبل رات میں کہی جاتی ہے، وہ اس لیے رات میں مشروع ہے تا کہ سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے، اور قیام کرنے والا واپس پلٹ جائے، نہ کہ یہ اذان فجر کی نماز کا اعلان ہے.

جو بھی تثویب یعنی الصلاۃ خیر من النوم والی احادیث پر غور و فکر اور تدبر کرے گا، اسے صرف یہی سمجھ آئیگی کہ یہ اس اذان میں کہنا ہے جو نماز فجر کے لیے ہے، نہ کہ اس اذان میں جو فجر سے قبل رات کے وقت ہوتی ہے" انتہی

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، الشیخ عبد الرزاق عفیفی، الشیخ عبد اللہ بن غدیان، الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 63).

نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل والی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنے کے قائلین پر رد کی تفصیل آپ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی کتاب: الشرح الممتع (2 / 61- 64) میں دیکھ سکتے ہیں.

اور آپ کے مدرس کا یہ کہنا کہ: اس سے نماز فجر اور آدمی کی نیند سے مقارنہ ہوتا ہے!

اس کی یہ کلام صحیح نہیں، کیونکہ ان الفاظ میں تو یہ خبر دی گئی ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے، اور اس میں سوئے ہوئے شخص کے لیے نیند چھوڑ کر اس سے اچھے اور بہتر کام کی طرف جانے پر ابھارا گیا ہے.

واللہ اعلم .